بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "عید الحب" کا اردو ترجمہ

یوم عاشقاں

"Valentine Day"

بت پرستوں اور عیسائیوں کی ایک عید

جمع وترتیب

دعوت و اصول دین کالج

ام القری یونیورسٹی

ترجمہ

مقصود الحسن فیضی

مرکز دعوت وارشاد ، الغاط ،سعودی عرب ،

ٹیلفون اور فاکس : 06/4421576 ،پن کوڈ: **11914**، پوسٹ باکس: 117

www.islamidawah.com

فہرست

صفحہ نمبر	موضوعات	شمارہ نمبر
4	کلمات مدیر مکتب	1
5	تقدیم پرنسپل دعوت واصول دین کالج	2
8	مقدمہء کتاب	3
12	عید بھی دین کا ایک حصہ ہے	4
15	عید محبت تاریخ وحقیقت	5
17	عید محبت میں کیا ہوتا ہے	6
17	کافروں کی عیدوں پر انکی مشابہت کا حکم	7
19	کافروں کی عیدوں کی مشابہت کی حرمت کے دلائل	8
24	کافروں کی عیدوں میں مشابہت کی صورتیں	9
31	عید محبت سے متعلق اہل علم کے فتوے	10
31	علمی بحثوں اور دائمی فتوی کمیٹی کا فتوی	11
34	علمی بحثوں اور دائمی فتوی کمیٹی کا فتوی	12
35	شیخ ابن عثیمین کا فتوی	13
40	شیخ ابن جبرین کا فتوی	14
41	عید محبت سے متعلق مترجم کا مضمون	15
47	مراجع ومصادر	16

كلمات مدير المكتب

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد و على آله وصحبه أجمعين ... وبعد

لايخفى على كل ذى لب أهمية العناية الفكرية للفرد المسلم الذى بات يتلقى سموم الغرب والشرق بسبب الانفتاح الهائل على الأمم الكافرة .

ولعل من أهم المهمات العناية بالشباب و تحصين عقولهم من الأفكار الهادمة للعقيدة .

من هذا المنطلق رأى المكتب أهمية ترجمة الكتب و تأليفها . فى سبيل تحصين أفكار الشباب و عقولهم من الغزو الفكري.

لذا يسر المكتب أن يقدم هذه الترجمة لكتاب :

(**عيد الحب**) **عبادة وثنية وعادة نصرانية** (باللغة الأردية)مساهمة منه بأهمية هذه الترجمة نظرا لظهورهذا التقليد لأعياد الكفار لدى طائفة من الشباب الناطق بهذه اللغة .

نسأل الله أن يجزل الأجر و الثواب لفضيلة الشيخ مقصود الحسن المترجم بهذا المكتب نظير حرصه و عنايته بهذا الجانب .

وصلى الله على نبينا محمد و آله .

كتبه :

عبد الرحمن عبد المحسن الحصين

مدير مكتب الدعوة والارشاد

وتوعية الجاليات في محافظة الغاط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ تبارک وتعالی کیلئے ہے جس نے اس دین کے ذریعہ ہمیں عزت بخشی، یہ دین عطا کر کے ہم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اس دین کو ہمارے لئے شریعت ونظام زندگی کے طور پر پسند فرمایا، اور درود وسلام ہو اشرف الأنبیاء امام المرسلین ہمارے نبی حضر محمد پر آپکی آل اور تمام صحابہ کرام پر۔

اب صورت حال یہ ہیکہ موجودہ دور میں کافر قوموں پر مادی وسائل کی فروانی ہوگئی ہے رابطہ کے وسائل اور ٹیلی ویژن چینلو کے عام ہو گئے ہیں، اور مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد میں دین سے متعلق جہالت عام ہوگئی ہے نتیجۃً بہت سے مسلمان لڑکے اور لڑکیوں میں ان کافر قوموں کی اندھی تقلید کے بہت سے مظاہر دیکھنے میں آرہے ہیں، یہ تقلید خواہ انکے تحریف شدہ اور منسوخ دین کے شعائر کی صورت میں ہو یا ملعون بت پرستی وشرک کی شکلوں میں ہو، یا انکی گندی عادتوں اور قابل مذمت خصلتوں میں ہو، حالانکہ بہت سے مسلمان ان طریقوں اور عادتوں کی حقیقت ومدلول سے واقف نہیں ہیں۔

انھیں مذموم خصلتوں میں سے ایک وہ چیز بھی ہے جو ہر سال فروری کے مہینہ میں دیکھنے میں آتی ہے جو عیسائیوں کے یہاں عید الحب (Valiantine Day) کے نام سے جانی جاتی ہے، اس عید کو وسائل اعلام میں پیش کیے جانے سے متاثر ہو کر نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، سرخ پھولوں کے تحفوں کا تبادلہ کرتے ہیں، اور سرخ رنگ کا لباس پہنتے ہیں، اسی طرح اس موقعہ پر

ایسی مٹھائیاں بناتے یا خریدتے ہیں جن پر سرخ رنگ کے دل کا نقشہ بنا ہوتا ہے، وغیرہ وغیرہ، چنانچہ جو کچھ عیسائی اپنے ماحول میں کرتے ہیں، یہ سب کچھ انہیں کی تقلید میں ہو رہا ہے، افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہمارے ماحول میں درآمد شدہ اس بری عادت کو رواج دینے میں بعض شاپنگ سنٹرز اور تجارتی مراکز شریک ہوتے اور اسکی تشہیر میں حصہ لیتے ہیں۔

اس لئے ضروری ہوگیا کہ اہل علم اور دینی جماعتیں اللہ کے دین کے ساتھ اپنی خیر خواہی کی ذمہ داری کو نبھائیں، ان کا فرض ہے کہ کافروں کے طور وطریقہ کی وضاحت کریں اور مخصوص عیدوں و عادتوں میں انکی مشابہت سے روکیں۔

اسی مقصد کے پیش نظر ''ام القری یونیورسٹی'' کے ''شعبہ دعوت واصول دین'' نے اپنی اہم ذمہ داری کا خیال رکھتے ہوئے چاہا کہ اس مختصر کتابچہ کو شائع کرے، یہ کتابچہ اس عید کی حقیقت کو واضح کرنے، خود اسکے ماننے والوں کے نزدیک اسکی اصل تاریخ، اس عید اور بت پرست اہل کتاب کی اس طرح کی دوسری عیدوں کے اہتمام، اس میں شریک ہونے کے حکم اور اہل کتاب سے مشابہت کی خطرناکی اور مسلمانوں پر اسکے غلط اثرات ونتائج سے متعلق جامع اصول اور اہم فوائد پر مشتمل ہے، پھر آخر میں اس مبارک ملک کے مقتدر علماء کے بعض فتاوے بھی شامل کردئے گئے ہیں، [اللہ تعالی ان علماء کو حق کہنے کی توفیق بخشے اور انکے علم وعمل میں برکت دے]۔

اس موقعہ پر اس ملک کے ذمہ دار حضرات اور حکام جو مدد وتعاون پیش کررہے ہیں اس پر ہم انکا شکرا دا کرتے ہوئے سعادت محسوس کررہے ہیں، نیز وزیر برائے اعلی تعلیم، وزیر برائے اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد نے بھی بالخصوص اس موضوع کے بارے میں جو توجہ دلائی ہے اس پر ان حضرات کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

نیز اس کتابچہ کی اشاعت سے متعلق ام القری یونیورسٹی کے چانسلر استاذ ڈاکٹر ''ناصر بن عبداللہ الصالح'' نے جو ہدایات، تعاون اور ہمت افزائی فرمائی ہے اس پر ہم انکے بھی شکرگزار ہیں۔

یہ کتابچہ جو کالج کی طرف سے معاشرہ کیلئے پیش کی جانے والی دعوتی سلسلہ کی پہلی کڑی ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہنچائے، اس کام کو خالص اپنی رضا کیلئے بنائے اور ہر اس شخص کو جس نے اس کتابچہ کی نشر واشاعت میں حصہ لیا ہے اس پر اچھا بدلہ عطا فرمائے، اس امت کے دین وامن کی حفاظت فرمائے اور اسے ظاہری وباطنی ہر قسم کے فتنوں کی گمراہی سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم .

پرنسپل دعوت واصول دین کالج

د. عبد الله بن عمر الدميجي

۱۴۲۱/۱۰/۲۵ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مقدمہ کتاب

الحمد للہ وبعد !

اللہ تبارک وتعالی کا یہ ہمیشہ سے نظام ہے کہ حق وباطل میں جنگ جاری رہے اور ہدایت وگمراہی کے درمیان مقابلہ کا سلسلہ چلتا رہے، اسی لئے اللہ تبارک و تعالی نے ہمیں دین پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیا ہے، مسلمانوں کے ساتھ موالات اور کافروں کے ساتھ معادات کو ہم پر واجب قرار دیا ہے اور دین کے دشمنوں سے مشابہت سے منع فرمایا ہے، خواہ کافر طاقت وتہذیب میں کتنی ہی ترقی کر جائیں اور مسلمان پسماندگی، کمزوری اور اختلاف کے جس قدر شکار ہو جائیں کیونکہ دین قویم پر جمے رہنے ہی میں عزت اور صراط مستقیم پر گامزن رہنا ہی باعث فخر ہے، مادی قوت ومعاشرتی قانون سازی اور جاہلیت کے بلند بانگ نعروں میں عزت نہیں ہے،

ارشاد باری تعالی ہے:

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ☆ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (آل عمران: ۱۹۶، ۱۹۷)

تجھے کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا فریب میں نہ ڈال دے ، یہ تو بہت ھی تھوڑا فائدہ ھے ، اسکے بعد انکا ٹھکانا جھنم ھے اور وہ بری جگہ ھے ۔

کافروں کے ان بلند نعروں نے عام مسلمانوں کو اپنے دشمنوں کی مشابہت، انکے دینی شعائر اور مخصوص عادتوں کی پیروی تک پہنچا دیا ہے حتی کہ عید اور میلوں کے اندر بھی انکی پیروی میں پڑ گئے ہیں قابل توجہ بات یہ ہے کہ عید بھی شریعت اور عبادت کے طریقوں میں داخل ہے،

ارشاد باری تعالی ہے :

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً

(المائدہ:۴۸)

آپ کے پاس جو حق آیا ھے اس سے ھٹ کر انکی خواھشوں کے پیچھے نہ جائیے ، تم میں سے ھر ایک کیلئے ھم نے ایک دستور اور راہ مقرر کردی ھے ۔

چونکہ اسلام مکمل اور پورا دین ہے، اس لئے اب اس میں سے جہاں کچھ کمی کرنے والا قابل مذمت اور خطا کار ہے وہیں اس پر کچھ اضافہ کرنے والا حد سے بڑھنے والا اور گنہگار ہے، اسی طرح عید اور عید منانے کا طریقہ ان امور سے ہے جنکی مشروعیت اللہ تعالی نے اپنے لئے خاص کر رکھی ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے کوئی عید ایجاد کرنے یا غیر مسلموں کی عیدوں میں شریک ہونے سے منع فرمایا ہے، اس حکم میں مشرکین کی مردہ عیدوں کو زندہ کرنا اور انکی عیدوں کے مشابہ ایسی نئی عیدیں ایجاد کرنا بھی داخل ہے جنہیں اللہ رب العالمین نے مقرر نہیں کیا ہے ۔

یہ واضح رہے کہ انہیں بدعتی عیدوں اور من گھڑت میلوں میں ویلنٹائن ڈے یا عید محبت بھی ہے، یہ ایک بت پرستوں اور نصرانیوں کی عید ہے جسکی دین میں کوئی جگہ نہیں ہے بلکہ یہ کافروں کے خواہشات کے مطابق ایجاد کردہ اور ایسے فاجروں کی شہوت پرستی کی مظہر ہے جنکے پاس نہ تو کوئی اخلاق ہے، اور نہ ہی درست دین اور نہ ہی کوئی معاشرتی آداب اور نہ ٹھوس معاشرتی نظام ۔ اس عید میں مسلمانوں کے بعض لڑکے اور لڑکیوں نے بھی انکا ساتھ دیا اور بعض کمزور ایمان والوں نے اسکا اہتمام کیا ، اس طرح وہ مغضوب علیہم یہودیوں اور ضالین عیسائیوں کے راستے پر چل پڑے، نتیجتہ ان پر نبی کریم ﷺ کا درج ذیل فرمان صادق آیا:

لتتبعن سنن من كان قبلكم حذو القذة بالقذة حتى لو دخلوا جحر ضب لدخلتموه ، قالوا : يا رسول الله ! اليهود والنصارى ؟ قال : فمن ؟ ۔ ۱

تم لوگ اپنے سے پہلی قوموں کی ضرور بضرور پیروی کرو گے، اسی طرح جس طرح پانسے کا تیر (یعنی انہی کے سانچے میں ڈھل جاؤ گے) ہوتا ہے حتی کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں بھی داخل ہو نگے تو تم بھی اس سوراخ میں داخل ہو کر رہو گے، صحابہ نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کی مراد یہود ونصاری سے ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: پھر اور کون؟ ۔

نتیجۃً اپنے اس عمل کی پاداش میں آخرت میں نبی کریم ﷺ کو حوض سے دھتکارے جانے اور بھگائے جانے کی سزا کے مستحق ٹھہرے، جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

انا فرطكم على الحوض و يرفعن اليّ رجال منكم حتى اذا اهويت اليهم لاناولهم اختلجوا دوني فأقول : أي رب أصحابي ، فيقال : انک لا تدري ما أحدثوا بعدک ، و في رواية فأقول : سحقا لمن بدل بعدي ۔ ۲

میں حوض پر تمہارا منتظر ہونگا، کچھ لوگ میری طرف بڑھیں گے حتی کہ جب میں آگے بڑھوں گا تا کہ انہیں حوض سے پانی دوں تو میرے سامنے سے انہیں دور کردیا جایگا،

﴿۱: صحیح البخاری: ۷۳۲۰، الاعتصام بالکتاب والسنۃ، صحیح مسلم: ۲۶۶۹، العلم، بروایت ابوسعید الخدری، الفاظ صحیح بخاری کے ہیں﴾

﴿۲: صحیح البخاری: ۶۵۷۶، الرقاق، صحیح مسلم: ۲۲۹۷، الفضائل، بروایت عبداللہ بن مسعود

یہ دیکھ کر میں بول پڑونگا: اے میرے رب! یہ تو میرے امتی ہیں، تو مجھے جواب ملے گا :آپ کو نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کر لی تھیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ یہ سن کر میں کہوں گا: دوری ہو، دوری ہو ان لوگوں کیلئے جو میرے بعد بدعتیں ایجاد کیے ہیں۔

اس کتابچہ میں اختصار کے ساتھ درج ذیل امور پر گفتگو ہوگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اول : عید بھی دین کا ایک حصہ ہے

عید کا اطلاق ہر اس مناسبت پر ہوتا ہے جو مخصوص طریقہ پر مخصوص اوقات میں بار بار پلٹ کر آتی ہے، یہ مناسبت سالانہ ہو یا ماہانہ ہفتہ وار ہو یا کسی اور صورت میں، ایسے ہر موقعہ پر کچھ اعمال بطور عبادت یا بطور عادات انجام دیئے جاتے ہیں یا میلے لگتے ہیں، اسی لئے عید کا اطلاق ہر اس وقت پر ہونے لگا جس میں کسی قسم کی خوشی پائی جائے ۔

چنانچہ عید خوشی کے مظاہر میں سے ایک مظہر ہے جسے لوگ کسی معین وقت میں انجام دیتے ہیں، واضح رہے کہ [شریعت کی نظر میں] یہ ایک تعبدی امر ہے جس میں لوگ خوشی کا اظہار کر کے اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرتے ہیں، جب صورت حال یہ ہے تو ضروری ہے کہ اسکے [عید کے] لئے بھی اتباع و پیروی کی وہی شرطیں لگائی جائیں جو دوسری عبادات کیلئے لگائی جاتی ہیں، اس لئے کہ جس طرح عبادت میں کافروں کی مشابہت جائز نہیں ہے اسی طرح عیدوں میں بھی انکی مشابہت جائز نہیں ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبلہ، نماز اور روزہ کی طرح عیدیں بھی شریعت، طریقہ عبادت اور مکان عبادت وغیرہ کے ضمن میں آتی ہیں جن سے متعلق ارشاد باری تعالی ہے:

لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ (الحج:٦٧)

ہر امت کیلئے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے جسے وہ بجالانے والے ہیں ۔

اسلئے عید میں غیر قوموں کے ساتھ شرکت اور دوسرے طریقہائے عبادت و طرز زندگی میں ان کے ساتھ مشارکت میں کوئی فرق نہیں ہے، چنانچہ عید میں مکمل موافقت درحقیقت کفر میں موافقت تسلیم کی جائے گی اور عید کے بعض کاموں میں موافقت کفر کے بعض کاموں میں موافقت مانی جائے گی، بلکہ عید ایسا خاص شعار ہے جو تمام شرعی کاموں میں ایک خصوصی امتیاز رکھتا ہے اور شعائر ۱ ﴿ ۱ : شعائر سے مراد وہ کام ہیں جو کسی قوم کو دوسری قوم سے ممتاز کر دیتے ہیں ﴾ میں سب سے زیادہ ظاہر امر ہے، لہذا اسمیں موافقت گویا خاص الخاص کاموں اور نہایت ہی واضح شعیرہ میں کفر کی موافقت کرنا ہے، کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ عید میں کافروں کی موافقت کرنا بہت ممکن ہے کہ قریب قریب کفر تک پہنچا دے، البتہ ابتدائی شکل میں تو کم ازکم یہ گناہ ضرور ہے، نبی ﷺ نے عید کی اسی خصوصیت کی طرف اپنے درج ذیل فرمان میں توجہ دلائی ہے :

ان لکل قوم عیدا وان ھذا عیدنا ۱

ہر قوم کی ایک عید ہوتی اور یہ ہماری عید ہے (آپ کی مراد عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے تھی)

﴿ ۱ : صحیح البخاری:۹۵۲، العیدین، صحیح مسلم:۸۹۲، العیدین، بروایت عائشہ ﴾

چنانچہ کافروں کی عید میں شرکت زنار ۱؎ وغیرہ جیسی دیگر علامتوں کے استعمال سے بھی زیادہ بری ہے کیونکہ یہ ساری علامتیں انکی اپنی ایجاد کردہ ہیں، دین میں داخل نہیں ہیں بلکہ اسکا مقصد مسلم وکافر میں محض فرق کرنا ہے جبکہ عید اور اس سے متعلقہ رسمیں انکے اس دین کا حصہ ہیں جس کو اور اس پر عمل کرنے والوں کو ملعون قرار دیا گیا ہے، اس طرح اسمیں موافقت ان خاص چیزوں میں ان کی موافقت ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے عقاب وناراضگی کا سبب ہے ۔ ۲؎

﴿۱؎: مختار الصحاح میں ہیکہ زنار مجوسیوں کا پٹہ ہے (جسے وہ اپنی کمر میں باندھتے ہیں) اور لسان العرب میں ہے کہ مجوسی اور نصرانی جس پٹے کو اپنی کمر میں باندھتے ہیں اسے زنار کہتے ہیں

مترجم کہتا ہیکہ ہمارے یہاں ہندو اپنی گردن سے لیکر کمر تک ایک دھاگا لٹکاتے ہیں جسے جینو کہتے ہیں اور قضائے حاجت وغیرہ کے وقت اسے کان میں لپیٹ لیتے ہیں، یہ چیز انکے یہاں عبادت ومذہب میں داخل ہے اور بطور عادت وعلامت کے نہیں ہے، لہذا اسکا حکم بھی کفر کا ہوگا۔ واللہ اعلم﴾

﴿ ۲؎ : اقتضاء الصراط المستقیم: ۱/ ۴۲۰، ۴۷۱، عیدوں میں کافروں کی مشابہت سے ممانعت کے بارے میں یہ بڑی اہم کتاب ہے،

مترجم کہتا ہے کہ اردو میں اس مفید کتاب کا اختصار شائع ہو چکا ہے اور صراط مستقیم کے تقاضے اور راہ حق کے تقاضے کے نام سے بازار میں دستیاب ہے۔﴾

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دوم : عید حب (Valentine Day)

تاریخ و حقیقت !

عصر حاضر میں عیسائیوں کا سب سے مشہور تہوار عید حب (Valentine Day) ہے جسے ہر سال ۱۴ فروری کو مناتے ہیں اور اس سے انکا مقصد اس محبت کی تعبیر ہے جسے اپنے بت پرست دین میں حب الٰہی کا نام دیتے ہیں۔

یہ عید آج سے تقریباً ۱۷۰۰ سال قبل ایجاد کی گئی تھی، یہ اس وقت کی بات ہے جب اہل روم میں بت پرستی کا دور دورہ تھا چنانچہ جب ان میں سے والنٹائن نامی راہب نے (جو پہلے بت پرست تھا)، نصرانیت قبول کر لی تو اس وقت کی حکومت نے اسے قتل کر دیا، پھر جب بعد میں اہل روم نے نصرانیت قبول کر لی تو اسکے قتل کے دن کو شہید محبت کا تہوار بنالیا اور آج تک یورپ و امریکا میں یہ عید منائی جارہی ہے تا کہ اس موقعہ سے دوستی و محبت کے جذبات کا اظہار ہو اور شادی شدہ جوڑے اور عشق و معاشقہ کرنے والے افراد اپنے عہد محبت کی تجدید کر لیں، اسطرح انکے یہاں معاشرتی اور تجارتی طور پر اس عید کو خاص اہتمام حاصل ہو گیا ہے۔

اصل میں انکے یہاں عید محبت تین تہواروں کا مجموعہ ہے، یا یہ کہئے کہ اس موقعہ پر تین وہ مناسبتیں جمع ہیں جنکی وجہ سے یہ تہوار منایا جاتا ہے۔

(۱) انکے عقیدہ کے مطابق ہر میلادی سال چودہ فروری کی تاریخ ''یونو'' UNO نامی دیوی کا مقدس دن ہے، یہ دیوی جسے یونانی معبودوں کی رانی اور عورت و شادی کی دیوی کہتے ہیں۔

﴿ ل : یہ ساری معلومات ان غیر عربی کتابوں سے ترجمہ کر کے لی گئی ہیں جن کی فہرست کتابچہ کے آخر میں ہے ﴾

(۲) ۱۵ فروری کا دن [انکے عقیدہ کے مطابق] لیسیوس دیوی کا مقدس دن ہے، درحقیقت یہ ایک مادہ بھیڑیا سے عبارت ہے جس نے اہل روم کے عقیدہ کے مطابق شہر روما کو آباد کرنے والے دو شخصوں ''رومیولوس'' اور ''ریمولس'' کو دودھ پلایا تھا، آج بھی روما میں انکے بڑے مجسمے نصب ہیں جسمیں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ گویا ایک مادہ بھیڑیا انہیں دودھ پلا رہی ہے، اس عید کا میلہ ''ال لیسوم'' نامی عبادت گاہ میں لگتا تھا جس کا معنی ہے ''عبادت گاہ محبت'' اس عبادت گاہ کو یہ نام اس لئے دیا گیا کہ مادہ بھیڑیا نے ان دونوں بچوں کو دودھ پلایا اور ان سے محبت کی تھی۔

(۳) رومانی بادشاہ ''**کلاو دیوس**'' کو ایک بار جب لڑائی کیلئے تمام رومی مردوں کو فوج میں شامل کرنے میں مشکل پیش آئی اور اس نے غور کیا کہ اسکا اصل سبب یہ ہیکہ شادی شدہ مرد اپنے اہل وعیال کو چھوڑ کر لڑائی کیلئے نہیں جانا چاہتے تو انہیں شادی کرنے سے روک دیا، لیکن والنٹائن نامی ایک راہب نے شہنشاہ روم کے حکم کی مخالفت کی اور چوری چھپے کنیسہ میں لوگوں کی شادیاں کرتا رہا، [جب بادشاہ کو اسکا علم ہوا تو اس نے] اسے گرفتار کرکے ۱۴ فروری ۲۶۹ء کو قتل کردیا، اس طرح کنیسہ نے مذکورہ بالا بھیڑیا **لیسیوس** کی پوجا کی جانے والی عید کو بدل کر **والنٹائن** نامی شہید راہب کے پوجا کی عید بنادیا، آج بھی یورپ کے شہروں میں اسکا مجسمہ نصب ہے۔

پھر بعد میں ۱۹۶۹ء کو کنیسہ نے راہب والنٹائن کی عید منانے کو غیر قانونی قرار دے دیا کیونکہ انکے خیال کے مطابق یہ میلے ایسی خرافات سے عبارت ہیں جو دین واخلاق سے میل نہیں رکھتے، اسکے باوجود آج بھی عام لوگ اس عید کو مناتے اور اسکا اہتمام کرتے ہیں۔

اس عید کے موقعہ پر کیا ہوتا ہے:

(۱) مرد وعورت کے درمیان ایک خاص قسم کے کارڈ کا تبادلہ ہوتا ہے، جس پر لکھا ہوتا ہے: Be My Valentine [میرے والنٹائن [محبوب] بنو۔

(۲) مرد وعورت کے درمیان سرخ گلاب کے پھولوں کا تبادلہ ہوتا ہے۔

(۳) مرد وعورت کے درمیان مٹھائیوں [خاص کر سرخ مٹھائیوں] کا تبادلہ ہوتا ہے۔

(۴) خدائے محبت "Cupid" کی تصویر بنائی جاتی ہے،

جو ایک بچے کی شکل ہے جسکے ہاتھ میں ایک کمان ہے جس سے وہ اپنی محبوبہ کے دل میں تیر پیوست کر رہا ہوتا ہے۔ ل

سوم: کافروں کی عید میں انکی مشابہت کا حکم

ہمارے دین کے اہم اصولوں میں سے ایک اصول یہ ہے کہ موالات اسلام اور مسلمانوں سے ہو اور معادات وبراءت کفر اور کافروں سے رہے، کفر وکافروں سے براءت کا لازمی نتیجہ ہے کہ مسلمان اہل کفر سے ممتاز رہے، دین پر اپنی ثابت قدمی میں عزت اور اپنے اسلام پر فخر محسوس کرے۔ قرآن وحدیث میں ایسی بہت سی آیات واحادیث وارد ہیں جو اہل کفر کی مشابہت سے منع کرتی اور واضح لفظوں میں بیان کرتی ہیں کہ وہ لوگ گمراہی پر ہیں، اسلئے جس شخص نے بھی ان سے مشابہت کی اس نے گمراہی میں انکی تقلید کی، ارشاد باری تعالی ہے:

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ [الجاثیہ:۱۸]

ل: ان امور کی مزید تفصیل کیلئے دیکھئے اسی کتاب کے آخر میں مترجم کا مضمون۔

پھر ھم نے آپ کو دین کی ظاھری راہ پر لگادیا ، سو آپ اس پر جمے رھیں اور نادانوں کے خواھش کی پیروی میں نہ پڑیں ۔

نیز فرمایا: وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ [الرعد:۳۷]

اور اگر آپ نے انکی خواھشات کی پیروی کرلی اسکے بعد کہ آپ کے پاس علم آچکا ھے تو اللہ تعالی کے عذابوں سے آپ کو کوئی حمایتی ملے گا اور نہ بچانے والا ۔

اس میں کوئی شک نہیں بیکہ کافروں کے ساتھ مشابہت انکے ساتھ محبت وودوتی کابڑا عظیم سبب ہے،اور یہ چیز [یعنی ان سے محبت وودوتی] کفر واہل کفر سے براءت کے منافی ہے حالانکہ یہ براءت کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' کی عملی تصدیق کابڑا اہم تقاضا ہے، اسی لئے اللہ تبارک وتعالی نے مسلمانوں کوانکے ساتھ موالات وودوتی سے منع فرمایا اوران سے موالات کوانہیں جیساہوجانے کاسبب قراردیا ہے۔[العیاذ باللہ]

ارشادباری تعالی ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ۔[المائدۃ:۵۱]

اے ایمان والو! تم یھود ونصاری کو دوست نہ بنائو ، یہ تو آپس میں ھی ایک دوسرے کے دوست ھیں تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کریگا وہ بیشک انھی میں سے ھے ۔

ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ[المجادلہ:۲۲]

اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہر گز نہ پائیں گے گو وہ انکے باپ یا انکے بیٹے یا انکے بھائی یا ان کے کنبہ کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں ۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (ظاہری) مشابہت باطنی محبت ودوستی اور موالات کا سبب بنتی ہے۔ ۱ ، نیز سورہ مجادلہ کی مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: چنانچہ اللہ تبارک وتعالی نے یہ واضح کردیا کہ کوئی ایسا مومن نہیں ہے جو کافروں سے محبت رکھے، اسلئے جو شخص کافروں سے محبت رکھتا ہے وہ مومن نہیں ہے اور چونکہ ظاہری مشابہت سے دلی محبت کا گمان ہوتا ہے لہذا حرام ہوگی۔ ۲، ایک اور جگہ لکھتے ہیں: دین ربانی اور آسمانی شریعتوں کے مٹ جانے اور کفر وگناہ کے کاموں کے غلبہ کا اصل سبب کافروں کی مشابہت ہے جس طرح کہ ہر بھلائی کی اصل بنیاد نبیوں کی سنت کی پیروی، انکی شریعت پر جمے رہنا اور اسکی حفاظت کرنا ہے۔ ۳

کافروں کی عید میں ان سے مشابہت کی حرمت کے دلائل:

(۱) اللہ تبارک وتعالی اپنے مومن بندوں کی بعض لائق ستائش خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَاماً ۔

[الفرقان: ۷۲]

﴿ ۱ : اقتضاء الصراط المستقیم: ۱/ ۴۸۸ ﴾ ﴿ ۲ : اقتضاء الصراط المستقیم: ۱/ ۴۷۰ ﴾

﴿ ۳ : اقتضاء الصراط المستقیم: ۱/ ۳۱۴ ﴾

اور جو لوگ زور [باطل اور جھوٹے کام] میں شریک نہیں ہوتے اور اگر لغو و کھیل کی باتوں پر گزر ہو تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔

حضرت مجاہد، حضرت ضحاک رحمہما اللہ جیسے عظیم مفسرین نے اس آیت میں وارد لفظ ''**زور**'' کی تفسیر مشرکوں کی عید سے کی ہے، حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں: امور شرک پر اہل شرک کی مدد نہ کرو اور نہ ہی انکے ساتھ میل جول رکھو، حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے لفظ ''**زور**'' کی تفسیر ''شعانین'' سے کی ہے اور ''شعانین'' عیسائیوں کی عیدوں میں سے ایک عید ہے جو انکے عقیدہ کے مطابق یک شنبہ کو آتی ہے اس دن حضرت مسیح علیہ السلام بیت المقدس میں داخل ہوئے تھے۔[1]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس طرح اللہ تعالی نے کافروں کی عیدوں کو ''**زور**'' [باطل وجھوٹ] قرار دیا ہے اور اپنے بندوں کو اس میں حاضر ہونے اور نظارہ کرنے سے منع فرمایا ہے، تو جب انکی عیدوں میں حاضری اور انکا دیکھنا مناسب نہیں ہے تو انمیں شریک ہونے اور انمیں انکی موافقت کا کیا حکم ہوگا۔[2] امام ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی نے کافروں کی عیدوں کو زور و باطل قرار دیا ہے، اس لئے زور و باطل امور کا اظہار جائز نہ ہوگا۔[3]

(۲) نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: **من تشبه بقوم فهو منهم**[4] جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی اسکا شمار انہیں میں ہے۔

﴿ [1]: ان اقوال اور شعانین کی تفسیر کیلئے دیکھئے اقتضاء الصراط المستقیم: ۱/۴۲۷ ﴾

﴿ [2]: اقتضاء الصراط المستقیم: ۱/۴۲۷ ﴾ ﴿ [3]: احکام اہل الذمہ: ۳/۱۲۴۴ ﴾

﴿ [4]: سنن ابوداود: ۴۰۳۱، اللباس، دیکھئے صحیح الجامع: ۶۰۲۵ ﴾

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے کم از کم جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ کافروں کی مشابہت حرام ہے، اگر چہ حدیث کا ظاہر تو یہ بتلاتا ہے کہ کافروں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا کفر ہے،

جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ [المائدة:٥١]

اور تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے گا وہ بیشک انھیں میں سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص عجمیوں کے علاقہ میں مکان تعمیر کرے، ان کے نیروز و مہرجان [1] کا اہتمام کرے اور انکے ساتھ مشابہت اختیار کرے، پھر اسی حالت میں اسکی موت ہو جائے تو قیامت کے دن اسے انہیں لوگوں کے گروہ میں اٹھایا جائیگا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا یہ قول مطلق تشبہ پر بھی محمول کیا جا سکتا ہے جو کفر کو لازم ہے اور اسکا تقاضا یہ بھی ہے کہ بعض ہر کام میں مشابہت حرام ہے، اور ابن عمرو رضی اللہ عنہما کے قول کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جو شخص جس چیز میں انکی مشابہت کرے گا اسی مقدار میں ان جیسا ہوگا، چنانچہ اگر وہ عمل کفر ہے (تو کافر ہوگا) ، یا گناہ ہے (تو گنہگار ہوگا) یا کافروں کا نشان امتیاز ہے تو اس مشابہت کرنے والے کا حکم بھی ویسا ہی ہوگا۔ [2]

﴿ [1]: اقتضاء الصراط المستقیم کے محقق لکھتے ہیں کہ "نیروز" قبطی سال کا پہلا دن ہے [جس مناسبت سے وہ عید مناتے ہیں] اور مہرجان فارسیوں کی عید ہے: ۱/۲۴۱ ﴾

﴿ [2]: اقتضاء الصراط المستقیم: ۱/۲۴۱، ۲۴۲ ﴾

امام صنعانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی لباس میں کافر کی مشابہت کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ وہ انہیں کی طرح ظاہر ہو تو وہ کافر ہو گیا، اور اگر ان جیسا ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتا تو اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے، بعض تو یہ کہتے ہیں کہ اس صورت میں بھی وہ کافر ہی ہے، اور حدیث کا ظاہر بھی یہی ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس سے وہ شخص کافر تو نہ ہوگا البتہ اسے [بطور تنبیہ کے] سزا دی جائیگی۔ ۱

(۳) حضرت ثابت بن الضحاک سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ مقام "**بوانہ**" میں اونٹ ذبح کریگا، چنانچہ [اپنی نذر پوری کرنے سے قبل] وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ میں نے مقام بوانہ میں ایک اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے [کیا اسے پوری کروں؟] آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہاں [زمانہ جاہلیت میں] کسی بت کی پوجا ہوتی تھی؟ لوگوں نے جواب دیا: نہیں، آپ ﷺ نے پھر سوال کیا: کیا وہاں زمانہ جاہلیت کی کسی عید کا میلہ لگتا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی نذر پوری کرو، کیونکہ اس نذر کا پورا کرنا جائز نہیں ہے جس سے اللہ تعالی کی معصیت لازم آتی ہو اور نہ اس نذر کو پورا کرنا واجب ہے جو انسان کی طاقت سے باہر ہو۔ ۲

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے وجہ استدلال یہ ہے کہ جب اللہ کے رسول ﷺ نے اس جگہ ذبح کرنے سے منع فرمایا جہاں کافروں کی عید کا میلہ لگتا تھا

﴿۱: سبل السلام: ۲۴۸/۸﴾ ﴿۲: سنن ابوداود: ۳۳۱۳، امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اقتضاء الصراط المستقیم میں اس حدیث کو صحیحین کی شرط پر قرار دیا ہے: ۴۳۷/۱﴾

اگر چہ وہ لوگ اب مسلمان ہو چکے ہیں، اس عید کو ترک کر چکے ہیں اور سائل اس جگہ عید نہیں منانا چاہتا تھا بلکہ صرف جانور ذبح کر رہا تھا، جسکا واضح مطلب یہ ہے کہ ایسا صرف ایسے غلط راستے کو بند کرنے کی غرض سے تھا کہ کافروں کی عیدوں کی یاد کسی طرح باقی نہ رہ سکے، اس خوف سے کہ وہاں ذبح کرنا اس جگہ کی یاد تازہ کرنے اور اس جگہ کو عید قرار دینے یعنی میلہ لگنے کا ذریعہ نہ بن جائے، نیز یہ بھی فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جب انکی عید کی جگہ کو کسی عمل کیلئے خاص کرنے سے منع فرمایا تو عید کے بارے میں کیا حکم ہوگا۔[1]

(۴) مسلمانوں کیلئے مستقل عید کا تعین اور کفار و مشرکین کی عید سے اجتناب رسول اکرم ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں داخل تھا، اسی لئے آپ ﷺ نے اپنے قول وعمل کے ذریعہ کافروں کی عیدوں کو منسوخ ٹھہرایا، خواہ وہ بت پرست کفار کی عید ہو یا اہل کتاب کی عید، اور اس امت کیلئے جو اللہ کی محبوب وپسندیدہ اور دوسری امتوں پر گواہ بننے والی امت ہے، دو مبارک عیدیں یعنی عید الفطر و عید الاضحیٰ مقرر کی ہیں، چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ اللہ کے رسول ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت اہل مدینہ کے یہاں دو ایسے دن متعین تھے جن میں وہ کھیل کود کرتے تھے [دوسرے لفظوں میں یہ کہیئے کہ بطور عید مناتے تھے] آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی نے تمہیں ان دونوں سے بہتر دو دن عطا فرمائے ہیں، یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر۔[2]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں وجہ دلالت

﴿[1]: اقتضاء الصراط المستقیم ۱/۴۴۳﴾ ﴿[2]: سنن ابوداؤد: ۱۱۳۴، شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح مسلم کی شرط پر ہے﴾

یہ ہیکہ اللہ کے رسول ﷺ نا تو عہد جاہلیت کی عیدوں کو باقی رکھا اور نہ ہی انکی عادت کے مطابق انہیں ان دنوں میں کھیل کود کی اجازت دی، بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے تمہارے ان دودنوں کو ان سے بہتر دودنوں سے بدل دیا ہے، ذرا غور کریں کہ ایک چیز کو دوسری چیز سے بدل دینے کا تقاضا یہ کہ جس سے بدلا گیا ہو اسے ترک کر دیا جائے، کیونکہ بدل اور مبدل منہ دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چہارم : کافروں کی عیدوں میں ان کے ساتھ مشابہت کی صورتیں

گذشتہ بحث سے عید میں کافروں کی مشابہت اور مسلمانوں کا ان کی عیدوں میں شرکت اس میں شریک ہونے کا حکم واضح ہو چکا اور اس عمل کی حرمت پر صریح دلائل بھی گزر چکے، چونکہ اس مشابہت ومشارکت کی مختلف شکلیں ہوسکتی ہیں اور بعض شکلوں کا حکم عام ناواقف مسلمانوں پر پوشیدہ رہ جاتا ہے جسکی وجہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی وہ کافروں کی مشابہت میں پڑ جاتے ہیں لہذا ان میں سے بعض شکلوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے [1] ساتھ ہی ساتھ انکے مخالف شرع ہونے کے قرآن وحدیث سے بعض دلائل بھی ذکر کیے جاتے ہیں۔

مشابہت کی بعض شکلیں :

(ا) کافروں کی عید میں حاضر ہونا اور عیدوں کے میلوں میں شریک ہونا۔

یہ صورت پہلے بھی پیش آتی رہی ہے اور آج بھی بہت سے مسلمان کافروں کی

﴿1﴾: ان شکلوں اور ان جیسی دوسری شکلوں کا ذکر استاذ ابراہیم الحقیل نے مجلہ البیان شارہ نمبر: ۱۴۳،۱۴۴، میں تفصیل سے کیا ہے ﴾

قدیم عیدوں میں انکے ساتھ شریک ہوتے رہے ہیں، جیسے عید میلاد مسیح علیہ السلام یا دیگر وہ عیدیں جنہیں انہوں نے ایجاد کر رکھا ہے، جیسے عید عمال [یوم مزدوراں] خواہ انکے یہاں ان عیدوں کی کوئی دینی بنیاد ہو یا نہ ہو، جیسے عید حب [عید عاشقاں] ہے۔

کافروں کی عیدوں میں حاضری اور اس میں ان کی مشابہت کی حرمت پر علماء کا اجماع واتفاق رہا ہے، تمام علمائے احناف، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا یہی مسلک ہے [1] جسکی بہت ساری دلیلیں ہیں:

[أ] جن دلائل کی بنیاد پر کافروں کی مشابہت سے روکا گیا ہے ان کا کچھ حصہ گزر چکا ہے۔

[ب] صحابہ وتابعین رضوان اللہ علیہم کے زمانے میں اس پر اجماع رہا ہے کہ کافروں کی عیدوں میں حاضری جائز نہیں ہے، اسکی تائید حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول (اہل کفر کے ساتھ معاہدہ کی) ان شرطوں سے بھی ہوتی ہے جن پر صحابہ کرام اور بعد کے فقہاء کا اتفاق رہا ہے کہ اہل کتاب کے ذمی [2] حضرات دار الاسلام میں اپنی عیدوں کو علی الاعلان نہ منائیں گے، تو جب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ کافروں کو اپنی عیدوں کے ظاہر کرنے سے روکا جائے تو انکی عیدوں کو اپنانا کیسے جائز ہوسکتا ہے، کیا مسلمانوں کا ان عیدوں کو منانا کافروں کے اظہار سے برا نہیں ہے؟

﴿ [1]: اقتضاء الصراط المستقیم :۲/۵۲۴، احکام اہل الذمہ:۲/۷۲۲ ﴾

﴿ [2]: ذمی سے مراد وہ غیر مسلم ہے جو اسلامی حکومت کا مستقل شہری ہو اور باقاعدہ اسکے نظام کا تابعدار ہو ﴾

[ج] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ عجمیوں کی زبان نہ سیکھو[1] نہ انکی عید کے دنوں میں انکے کنیسے (عبادت گاہ) میں داخل ہو، کیونکہ ان پر اللہ تعالی کا غضب نازل ہو رہا ہوتا ہے۔ [2]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کافروں کی زبان سیکھنے اور انکی عید کے دنوں میں انکے گرجا گھروں میں جانے سے منع فرمایا تو انکے مخصوص کاموں کو انجام دینے، یا انکے دین میں شامل کاموں کے بارے میں کیا کہا جائیگا، کیا عمل میں موافقت زبان کی موافقت سے زیادہ بری نہیں ہے؟ کیا عید سے متعلقہ بعض کاموں کا انجام دینا عید کے دن انکے پاس جانے سے زیادہ برا نہیں ہے۔ اور جب انکے [غلط] اعمال کی وجہ سے انکی عید کے دنوں میں ان پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے تو بتلایئے انکے کاموں میں یا بعض کاموں میں شریک ہونے کا کیا حکم ہوگا؟ کیا اس طرح وہ اپنے آپکو اللہ کی سزا کا مستحق نہیں بنا رہا ہے؟ [3]

امام مالک رحمہ اللہ کا فرمان ہے: عید منانے کیلئے جس کشتی میں کافر سوار ہوں اس پر سوار ہونا مکروہ ہے، کیونکہ ان پر غضب الہی اور لعنت کا نزول ہو رہا ہوتا ہے۔ [4]

﴿[1]: یعنی بغیر ضرورت کے ورنہ اگر ضرورت ہوتو [کوئی حرج نہیں ہے] چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہود کی سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا جسے انہوں نے سترہ دن میں سیکھ لیا تھا، دیکھئے: مسند احمد: ۱۸۵/۵، مستدرک الحاکم: ۴۲۲/۳، الطبرانی الکبیر: ۴۹۲۸، وغیرہ۔ سیر اعلام النبلاء کے محقق لکھتے ہیں کہ اسکی سند صحیح ہے، سیر اعلام النبلاء: ۴۲۹/۲

﴿[2]: مصنف عبد الرزاق: ۱۶۰۹، السنن الکبری: ۲۳۴/۹﴾ ﴿[3]: الاقتضاء: ۴۵۸/۱﴾

﴿۴: الاقتضاء: ۴۵۸/۱﴾

(۲) کافروں کی عید سے متعلقہ میلوں کو مسلمانوں کے ملکوں میں منتقل کرنا:

ایک شخص کافر ملکوں میں انکی عید میں حاضر ہوتا رہا اور جہالت، ایمانی کمزوری اور کم علمی کی وجہ سے انکے میلے اسے اچھے لگے، پھر اس تأثر و حسن منظر نے اسے اس بات پر ابھارا کہ اس نے ان عیدوں یا ان سے متعلقہ کاموں کو مسلمانوں کے ملک میں منائے، جیسا کہ آج کل اکثر مسلمان ملکوں میں نئے سال یا یوم پیدائش (Birth Day) جیسی عیدوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے، یہ بھی مذموم مشابہت، حرام میں مشارکت اور ضلالت و گمراہی کی طرف دعوت کی ایک شکل ہے حالانکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

من دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل آثام من تبعه ، لا ینقص ذلک من آثامهم شیئا۔ [۱] جس نے کسی گمراہی کے کام کی طرف دعوت دی تو اسکے اوپر ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس گمراہی میں اسکی پیروی کرینگے اور انکے گناہ میں بھی کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

(۳) کافروں کی عیدوں سے متعلقہ خاص کاموں میں انکی موافقت:

بسا اوقات بعض مسلمانوں کو کافروں کی عید میں حاضری تو میسر نہیں آتی البتہ [ایسے موقعوں پر] یہ حضرات انہیں جیسا عمل کرتے ہیں، یہ بھی حرام اور مذموم مشابہت میں داخل ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کیلئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی بھی ایسے کام میں کافروں کی مشابہت اختیار کریں جو انکی عیدوں کے ساتھ خاص ہے، نہ کھانے میں، نہ پہننے میں، نہ نہانے میں، نہ آگ جلانے میں اور نہ ہی طعام و شراب اور عبادت وغیرہ سے متعلقہ کسی عادت کی تبدیلی میں، نیز ایسے

۱: صحیح مسلم:۴/۲۰۶۰، سنن ابوداؤد:۴/۲۰۱، سنن الترمذی:۵/۴۳، بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

موقعہ پر دعوت کرنا جائز ہوگا اور نہ ہدیہ وتحفہ پیش کرنا اور نہ کسی ایسی چیز کی تجارت جائز ہوگی جس سے وہ اپنی عیدوں میں مدد حاصل کریں، اور نہ ہی بچوں وغیرہ کو یہ اجازت دی جائے گی کہ وہ انکی عیدوں کا کھیل کھیلیں یا زیب وزینت کا اظہار کریں۔

خلاصہ یہ کہ مسلمانوں کیلئے جائز نہیں ہے کہ کافروں کی عید کے موقعہ پر انکے کسی بھی مخصوص کام کی نقل کریں، بلکہ کافروں کی عید کا دن مسلمانوں کے نزدیک عام دنوں کی طرح ہونا چاہیے۔ ل

امام ابن الترکمانی حنفی رحمہ اللہ بعض ایسے کام کے ذکر کرنے کے بعد جنہیں مسلمان عیسائیوں کی عید کے موقعہ پر کرتے ہیں جیسے کھانے پینے میں فراخی اور بچوں کو لیکر [سیر وتفریح کیلئے] نکلنا وغیرہ، لکھتے ہیں کہ بعض علمائے احناف نے کہا کہ ان کاموں کو جو شخص کرتا ہے اور اس سے توبہ نہیں کرتا تو وہ انہیں کی طرح کافر ہے، اور بعض مالکی علماء کا قول ہے کہ جس نے ''**نیروز**'' کے دن تربوز توڑا گویا اس نے **سُور** ذبح کیا۔ ع

(۴) تحفہ وہدیہ پیش کرنا، انکی عیدوں کے موقعہ پر خرید وفروخت میں انکے ساتھ تعاون وغیرہ :

حضرت ابو حفص حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: جس نے اس [نیروز کے] دن کی تعظیم میں کسی مشرک کو ایک انڈا بھی ہدیۃ پیش کیا تو اس نے اللہ تعالی کے ساتھ کفر کیا۔ س

شیخ الاسلام رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ [مشہور مالکی امام عبدالرحمن] ابن القاسم رحمہ اللہ نے مسلمان کے لئے یہ نا پسند کیا ہے کہ وہ عیسائیوں کی عید کے موقعہ پر بدلہ کے

﴿ ل : اقتضاء الصراط المستقیم ﴾ ﴿ ع : اللمع فی الحوادث والبدع :۱/۲۹۴ ﴾

﴿ س : فتح الباری:۲/۵۱۳ ﴾

طور ہدیہ پیش کرے، انکا خیال ہیکہ اسمیں انکے عید کی تعظیم ہے اور کفر کے کام میں انکی مدد ہے، کیا تم نہیں جانتے کہ مسلمانوں کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ عیسائیوں کی عید میں کام آنے والی کوئی چیز بیچیں، نہ گوشت، نہ سالن، نہ کپڑا، نہ ہی ایسے موقعہ پر انہیں اپنا جانور ادھار دیں، اور نہ ہی عید سے متعلق کسی کام میں ان کی مدد کریں، کیونکہ یہ انکے شرک کی تعظیم اور کفر پر انکی مدد ہے، [مسلمان] حکمرانوں کو چاہئے کہ مسلمانوں کو اس سے روکیں، امام مالک رحمہ اللہ وغیرہ کا یہی قول ہے، اور مجھے معلوم نہیں ہیکہ کسی امام نے اس بارے میں انکی مخالفت کی ہو۔ [1]

(۵) کافروں کی عید میں مشابہت کرنے والے مسلمان کے ساتھ تعاون:

شیخ الاسلام رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

جس طرح ہم کافروں کی انکی عید میں مشابہت نہیں کریں گے اسی طرح جو مسلمان ان کی مشابہت کر رہا ہے اس بارے میں اسکی مدد بھی نہیں کریں گے بلکہ اس سے اسے روکا جائیگا، چنانچہ اگر کوئی شخص کافروں کی عید کے موقعہ پر کسی ایسی دعوت کا اہتمام کرتا ہے جو عام حالات سے مختلف ہے تو اس دعوت کو قبول نہ کیا جائیگا اور عام حالات سے ہٹ کر انکی عید کے موقعہ پر کوئی ایسا تحفہ پیش کر رہا ہے جو عام حالات میں نہیں پیش کرتا تو یہ تحفہ قبول نہ کیا جائیگا، خاص کر اگر وہ ہدیہ اس قسم کا ہو جس سے کافروں کی مشابہت میں مدد مل رہی ہو، جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں، نیز کوئی مسلمان کوئی ایسی چیز جیسے کہ لباس یا کھانا وغیرہ مسلمانوں کے ہاتھ بھی نہ بیچے گا جس سے کافروں کی مشابہت پر مدد لے، کیونکہ اس صورت میں غلط اور غیر شرعی کام پر تعاون ہوگا۔ [2]

(۶) کافروں کو عید کی مبارکباد پیش کرنا:

امام ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: شعائر کفر سے متعلقہ کاموں پر مبارکباد پیش کرنا باجماع امت حرام ہے، مثلاً کافروں کی عید اور روزہ کی مناسبت سے یہ کہتے ہوئے

---

[1]: اقتضاء الصراط المستقیم: ۲/۵۲۷ ۔ [2]: اقتضاء الصراط المستقیم: ۱/۵۱۹، ۵۲۰

مبارکباد پیش کرنا کہ آپ کو عید مبارک ہو، یہ عید تمہارے لئے خوش آئند ہو وغیرہ وغیرہ، ایسا کہنے والا اگر کافر ہونے سے بچ بھی جائے لیکن حرام کام کا مرتکب ضرور ہوگا، بلکہ ایسا کرنا شراب پینے، قتل کرنے اور زنا کاری پر مبارکباد پیش کرنے سے بھی زیادہ بڑا گناہ اور رب کی ناراضگی کا سبب ہے، بہت سے لوگ جنہیں دین کی قدر معلوم نہیں ہے وہ ایسے کاموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ کتنے بڑے گناہ کا ارتکاب کر رہے ہیں، اس لئے جو شخص گناہ، بدعت اور کفر کی مناسبت سے کسی بندے کو مبارکباد دے رہا ہے وہ اپنے آپ کو اللہ کے غضب اور ناراضگی کا مستحق بنا رہا ہے، [ذرا سوچیں کہ] اہل زہد و ورع علماء ظالم بادشاہوں کو انکی تخت نشینی کی مناسبت اور جاہلوں کو قضاء و تدریس اور فتوی نویسی کے منصب حاصل کرنے کی مناسبت سے مبارکبادی پیش کرنے سے اس لئے بچتے تھے کہ کہیں اللہ کے غضب کا شکار نہ ہو جائیں اور اسکے نزدیک بے وقعت نہ ہو جائیں۔ [1]

(۷) کافروں کی عبادت والے ناموں اور اصطلاحوں کا استعمال:

(ذرا غور کریں) اگر بغیر ضرورت صرف مشابہت کی غرض سے کافروں کی زبان استعمال کرنا منع ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان گزر چکا ہے تو انکی عید کا نام یا انکے شعائر کی اصطلاحوں کا استعمال بدرجۂ اولی ممنوع ہوگا، چنانچہ امام بیہقی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لفظ ''**نیروز**'' کا استعمال ناپسند کیا ہے، بلکہ اسے بدلکر'' **فیروز**'' سے تعبیر کرتے تھے۔ [2]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کافروں کی خاص عید کا نام لینے میں انکے ساتھ موافقت کو پسند نہیں فرمایا تو انکے ساتھ عمل میں مشابہت کیونکر جائز ہو سکتی ہے؟ [3]

---

[1]: احکام اہل الذمہ: ۱/۴۴۱، ۴۴۲ [2]: السنن الکبری: ۱/۲۳۵ [3]: اقتضاء الصراط المستقیم: ۱/۴۵۹

پنجم : عید محبت اور کافروں کی دیگر عیدوں سے متعلق اہل علم کے فتوے :

(۱) علمی بحثوں اور فتاوی سے متعلق سعودیہ عربیہ کی دائمی کمیٹی کا عید محبت سے متعلق فتوی:

فتوی نمبر:۲۱۲۰۳ / تاریخ :۲۳/۱۱/۱۴۲۰ھ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام علی من لا نبی بعده

وبعد! ......

علمی بحثوں اور فتووں سے متعلقہ دائمی کمیٹی اس خطاب پر مطلع ہوئی جو عبداللہ آل ربیعہ کی طرف مفتی اعظم کو بھیجا گیا تھا، جسے مقتدر علماء کی سکریٹریٹ نے بتاریخ :۳/۱۱/۱۴۲۰ھ برقم:۵۳۲۴، دائمی کمیٹی کی طرف تحویل کر دیا تھا۔

سائل کا سوال یہ تھا کہ میلادی سال کے اعتبار سے ہر سال فروری ماہ کی ۱۴ تاریخ کو کچھ لوگ عید محبت مناتے ہیں، جس میں سرخ گلاب کے پھولوں کے ہدیہ کا تبادلہ کرتے ہیں سرخ ہی رنگ کا لباس پہنتے ہیں اور ایک دوسرے کو اس عید کی آمد پر مبارکباد پیش کرتے ہیں، اسی مناسبت سے کچھ دوکاندار سرخ رنگ کی مٹھائیاں تیار کرتے اور اس پر انسانی دل کا نقشہ بناتے ہیں، نیز بعض تجارتی مراکز خصوصی طور پر اس مناسبت کیلئے تیار کی جانے والی چیزوں کی تشہیر کرتے ہیں،

اب سوال یہ ہیکہ درج ذیل امور سے متعلق آپ حضرات کی رائے کیا ہے؟

اولا : اس دن کا [بطور عید] اہتمام کرنا۔

ثانیا : اس دن کی مناسبت سے دکانوں سے سامان خریدنا۔

ثالثا : وہ دکاندار جو خود اس دن کا کوئی اہتمام تو نہیں کرتے البتہ اس دن کا

اہتمام کرنے والوں کے ہاتھ بعض ان اشیاء کو فروخت کرتے ہیں جو اسی مناسبت سے بطور ہدیہ لی دی جاتی ہیں۔

جزاکم اللہ خیرا

جواب:

سوال پر غور کرنے کے بعد کمیٹی کا جواب تھا کہ کتاب وسنت کے صریح دلائل اس بات پر دلالت کرتے اور اس پر امت کے گزرے ہوئے اہل علم کا اجماع رہا ہے کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ، انکے علاوہ دیگر عیدیں خواہ انکا تعلق افراد سے ہو یا جماعت سے کسی حادثہ سے ہو یا کسی اور مناسبت سے، سب بدعتی اور غیر شرعی عیدیں ہیں، مسلمانوں کیلئے ان عیدوں کا منانا یا باقی رکھنا جائز نہیں ہے، نہ ہی انکی آمد پر خوش ہونا جائز ہے اور نہ ہی ان سے متعلقہ کسی چیز پر تعاون جائز ہے کیونکہ ایسا کرنا گویا اللہ تعالی کی حدوں کو پار کرنا ہے ''وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ'' [الطلاق:۱]

اور جس نے اللہ تعالی کی حدود کو پار کیا اس نے اپنے اوپر ظلم کیا۔

اور اگر ان عیدوں پر یہ اضافہ ہو کہ یہ کافروں کی عیدیں ہیں تو یہ گناہ پر گناہ ہے کیونکہ اس میں کافروں کے ساتھ مشابہت اور انکے ساتھ ایک قسم کی موالات پائی جاتی ہے جبکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب عزیز میں مسلمانوں کو کافروں کی مشابہت وموالات سے منع فرمایا ہے، نیز نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیکہ آپ نے فرمایا: ''من تشبہ بقوم فھو منھم''[1]

جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو اسکا شمار اسی قوم میں ہوگا۔

﴿[1]: اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے﴾

"عیدمحبت" بھی مذکورہ قسم سے ہی ہے کیونکہ وہ بت پرست عیسائیوں کی عیدوں میں سے ہے، اسلئے کسی ایسے مسلمان کیلئے جو اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے یہ جائز نہیں ہے کہ اس عید کو منائے یا اس پر خاموشی اختیار کرے یا اس کی مناسبت سے مبارکباد پیش کرے، بلکہ اس پر تو یہ واجب ہیکہ اللہ اور اسکے رسول کی پیروی، اللہ تعالی کے غضب اور اسکی سزا کے اسباب سے دور رہتے ہوئے اسے چھوڑ دے اور اس سے اجتناب کرے۔

اسی طرح مسلمان پر یہ بھی حرام ہے کہ اس عید اور اسی طرح کی دیگر حرام عیدوں کے موقعہ پر کسی قسم کا تعاون کرے، خواہ کھانے پینے میں ہو، یا خرید وفروخت اور صنعت ہو، ہدیہ کا تبادلہ ہو یا کتابت اور اعلان وغیرہ کے ذریعہ ہو، کیونکہ یہ تمام کام گناہ، زیادتی اور اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی پر تعاون کرنے میں داخل ہیں، اور اللہ تعالی فرماتا ہے :

وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ [المائدة :٢]

نیکی اور پرهیز گاری میں ایك دوسرے کی امداد کرتے رهو اور گناه ، ظلم و زیادتی میں مدد نه کرو ، الله تعالٰی سے ڈرتے رهو اور یه جان لو که الله تعالٰی سخت عذاب والا هے ۔

مسلمان پر واجب ہے کہ ہر حال میں کتاب وسنت کو لازم پکڑے خاصکر فتنوں اور فساد کے عام ہو جانے کے وقت، نیز اسے چاہئے کہ جن لوگوں پر اللہ تعالی کا غضب نازل ہو چکا یا جو لوگ فاسق اور راہ حق سے بھٹک چکے ہیں انکی گمراہیوں میں پڑنے سے بچے، کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالی کی کوئی تعظیم کرتے ہیں اور نہ اسلام پر کوئی توجہ دیتے ہیں، نیز مسلمان کو چاہئے کہ وہ طلب ہدایت اور اس پر

ثابت قدمی کیلئے اللہ تعالی سے دعا کرتا رہے، کیونکہ اللہ تعالی کے علاوہ ہدایت دینے والا اور ثابت قدم رکھنے والا کوئی نہیں ہے۔

وباللہ التوفیق و صلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ و صحبہ و سلم

دائمی کمیٹی برائے علمی بحث و فتوی

(صدر)

[الشیخ] عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ

ممبران :

[الشیخ] عبداللہ عبدالرحمان الغدیان

[الشیخ] صالح بن فوزان الفوزان

[الشیخ] بکر بن عبداللہ ابوزید

(۲) عیسائیوں کی عیدوں میں شریک ہونے کے عدم جواز سے متعلق علمی بحثوں اور فتوی کی دائمی کمیٹی کا ایک اور فتوی: ۸۸۴۸۔

سوال: عیسائیوں کی مشہور عید کرسمس جو ماہ دسمبر کے آخر میں آتی ہے اس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟ ہمارے یہاں بعض وہ حضرات جنکا شمار تو اہل علم میں ہوتا ہے لیکن وہ اس عید کے موقعہ پر عیسائیوں کی مجلس میں بیٹھتے اور اسکے جواز کا فتوی دیتے ہیں، کیا ان کی یہ بات صحیح ہے؟ اور کیا اسکے جواز پر انکے پاس کوئی شرعی دلیل ہے، یا نہیں؟

جواب : الحمد للہ وحدہ و الصلاۃ و السلام علی رسولہ و آلہ و صحبہ وبعد!

عیسائیوں کی عیدوں میں انکے ساتھ شرکت جائز نہیں ہے، اگرچہ علم سے نسبت رکھنے والے بعض لوگ اس میں شریک ہو رہے ہوں، کیونکہ اس سے انکی تعداد میں اضافہ اور گناہ کے کام میں انکے ساتھ تعاون ہے، جبکہ ارشاد باری تعالی ہے:

وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ [المائدۃ:۲]

نیکی اور خیر کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور گناہ و زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔

و باللہ التوفیق و صلی اللہ علیہ و سلم علی نبینا محمد و آلہ و صحبہ و سلم۔

دائمی کمیٹی برائے علمی بحث و فتوی

صدر :

[الشیخ] عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

ممبران :

[الشیخ] عبداللہ بن قعود

[الشیخ] عبداللہ بن غدیان

[الشیخ] عبدالرزاق عفیفی

(۳) کافروں کی عیدوں سے متعلق سماحۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا فتوی:

عید کرسمس کے موقعہ پر کافروں کو مبارکباد پیش کرنے کے حکم سے متعلق فضیلۃ الشیخ (**محمد بن صالح العثیمین**) سے سوال کیا گیا اور یہ پوچھا گیا کہ اگر اس موقعہ پر وہ ہمیں مبارکباد دیں تو اسکا جواب ہم کس طرح دیں؟ اور کیا اس مناسبت سے جو اجتماعات منعقد ہوتے ہیں اس میں شریک ہونا جائز ہے؟ نیز کیا

مذکورہ کاموں میں سے کسی کام کے بغیر قصد، ارتکاب سے انسان گنہگار ہوگا؟ خواہ ایسا کافروں کی دلجوئی کے طور پر یا شرم اور دباؤ وغیرہ جیسے اسباب کی بنیاد پر کر رہا ہو، نیز کیا اس معاملے میں کافروں کی مشابہت جائز ہے؟

فضیلۃ الشیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید کرسمس اور کافروں کی دیگر دینی عیدوں کے موقعہ پر انہیں مبارک باد دینا باتفاق علماء حرام ہے، جیسا کہ امام ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب احکام اہل الذمہ میں اسکی وضاحت کی ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ "البتہ جہاں تک شعائر کفر کے ساتھ خاص کاموں پر مبارکباد پیش کرنے کا تعلق ہے تو یہ باتفاق علماء حرام ہے جیسے ان کی عیدوں اور روزے وغیرہ کے موقعہ پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا جائے "یہ عید آپ کو مبارک ہو" "یہ عید آپ کیلئے خوش آئند ہو" اس طرح کہنے والا اگر کفر سے بچ بھی جائے لیکن حرام کام میں تو ضرور واقع ہو جاتا ہے، ایسا کرنا انکے کراس نشان کو سجدہ کرنے کے مانند ہے بلکہ اللہ تعالی کے نزدیک ایسا کرنا کسی کو شراب پینے، جان مارنے اور زنا کرنے پر مبارکباد پیش کرنے سے بھی برا ہے، لیکن [بدقسمتی سے] بہت لوگ جنکے یہاں دین کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی وہ ایسے کاموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور انہیں اپنے اس عمل کی قباحت کا علم نہیں رہتا، چنانچہ جس نے کسی بندے کو گناہ، بدعت یا کفر کے کام پر مبارکباد پیش کیا تو اپنے آپ کو اللہ کے غضب اور ناراضگی کا مستحق ٹھہرایا" انتہی

کافروں کو انکی دینی عیدوں کے موقعہ پر مبارکباد پیش کرنا بقول امام ابن القیم رحمہ اللہ اس قدر حرام اسلئے ہے کہ کفار اپنے کفر کے جس شعیرہ پر ہیں اس میں اس پر

اقرار اور اس کام پر انکے لئے موافقت ہے، اگر چہ وہ اس کفر کو اپنے لئے پسند نہ کر رہا ہو، جبکہ مسلمان پر حرام ہیکہ وہ شعائر کفر سے راضی رہے یا اس پر مبارکبادپیش کرے، کیونکہ اللہ تبارک وتعالی اس کام سے راضی نہیں ہوتا جیسا کہ اسکا فرمان ہے: إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ وَلَا يَرْضَى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ [الزمر:۷]

اگر تم کفر کرو تو یاد رکھو کہ اللہ تعالی تم سب سے بے نیاز ہے اور اپنے بندوں کیلئے کفر کو پسند نہیں کرتا ۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے: الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِيناً [المائدہ:۳]

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہو گیا ۔

[خلاصہ یہ کہ] کافروں کو انکی عید کے موقعہ پر مبارکبادی پیش کرنا حرام ہے خواہ انکے ساتھ ایک جگہ کام کرتے ہوں یا نہیں۔

اور اگر کافر اپنی عیدوں کے موقعہ پر ہمیں مبارکبادویں تو اس پر ہم انکا جواب نہ دیں گے کیونکہ یہ ہماری عید نہیں ہے اور اس لئے بھی کہ انکی عیدیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالی پسند نہیں فرماتا، کیونکہ یا تو وہ عید انکے دین میں نئی ایجاد شدہ ہوگی، یا انکے دین میں تو مشروع رہی ہوگی، لیکن اس دین اسلام کے ذریعہ سے منسوخ کردیا گیا ہے جس دین کو نبی کریم ﷺ تمام مخلوق کیلئے لیکر آئے ہیں اس سلسلے میں ارشاد باری تعالی ہے: وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلَامِ دِيناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ [آل عمران:۸۵]

جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے اسکا دین قبول نہ کیا جائیگا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا ۔

نیز اس مناسب سے انکی دعوت قبول کرنا بھی مسلمان کیلئے حرام ہے بلکہ یہ تو انہیں مبارک باد دینے سے بھی زیادہ قبیح ہے، کیونکہ اس صورت میں انکے ساتھ انکی عید میں شرکت پائی جاتی ہے۔

اسی طرح مسلمان کیلئے یہ بھی حرام ہیکہ اس مناسبت سے میلے لگا کر کافروں کی مشابہت اختیار کریں یا آپس میں ہدیہ کالین دین کریں، شیرینی تقسیم کریں، کھانے بھری طشتریوں وغیرہ وغیرہ کا تبادلہ کریں یا کاروبار بند کریں وغیرہ، کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

من تشبہ بقوم فھو منھم ،

جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب **اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفة أصحاب الجحیم** میں لکھتے ہیں کہ:

کافروں کی بعض عیدوں میں انکی مشابہت اختیار کرنے سے جس باطل [عقیدہ ودین] پر وہ ہیں اپنے دل میں قوت وانشراح محسوس کریں گے اور یہ بھی خطرہ ہے کہ موقع پر کمزور مسلمانوں کو رسوا اور ذلیل کرنے کی کوشش کریں گے، انتھی

اس لئے جس شخص نے بھی ایسا کیا وہ گنہگار ہے خواہ ایسا انکی دلجوئی کے طور پر، انکی محبت میں یا شرم وحیا جیسے کسی اور سبب سے کر رہا ہو، کیونکہ یہ اللہ تعالی کے دین کے بارے میں نرم روی اختیار کرنا ہے، کافروں کے دل کو تقویت دینے کا ذریعہ اور انکا اپنے دین پر فخر محسوس کرنے کا سبب ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہیکہ مسلمانوں کو دین کے ذریعہ عزت بخشے، اسی پر ثابت قدمی عطا فرمائے، اور دشمنوں کے خلاف انکی مدد کرے، بیشک وہ بڑا ہی طاقتور اور غالب ہے۔

بقلم محمد بن صالح العثیمین

۲۵/۵/۱۴۱۰ھ

(۴) ۱؎ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا عیدِ محبت سے متعلق ایک اور فتویٰ:

فضیلۃ الشیخ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

آج کل عیدِ محبت کا اہتمام عام ہو چکا ہے خاصکر پڑھنے والی بچیوں کے درمیان، حقیقت میں یہ عیسائیوں کی ایک عید ہے جس میں ہر لباس خواہ جوتا ہو یا کپڑا سرخ رنگ کا پہنا جاتا ہے، اس مناسبت سے لڑکیاں آپس میں سرخ پھولوں کا تبادلہ کرتی ہیں۔ آنجناب سے گزارش ہے کہ اس عید کے منانے کا حکم واضح کریں، نیز ایسے موقعہ پر آپ عمومی مسلمانوں کو کیا نصیحت فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اور آپ کی نگرانی کرے۔ آمین

فضیلۃ الشیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

عیدِ محبت منانا جائز نہیں ہے، جسکی متعدد وجہیں ہیں:

(۱) یہ ایک ایسی عید ہے جسکی شریعت اسلامیہ میں کوئی اصل نہیں ہے۔

(۲) یہ عیدِ عشق اور جان توڑ محبت کی طرف دعوت دیتی ہے۔

(۳) ایسے حقیر کاموں میں دل لگانے کی دعوت دیتی ہے جو سلف صالحین کے طریقے کے خلاف ہے، اس لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اس دن کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے یا تحفے تحائف اور لین دین وغیرہ جیسے کام اپنائیں، جو عید کے موقعہ پر انجام دیے جاتے ہیں،

مسلمان کو چاہیے کہ اپنے دین پر فخر محسوس کرے اور ہر بلانے والے کے پیچھے بغیر سوچے سمجھے نہ چل پڑے..... الخ۔

﴿۱؎: یہ فتویٰ اور اسکے بعد فضیلۃ الشیخ ابن جبرین کا فتویٰ مکتب دعوہ الغاط کی طرف سے اضافہ ہے جو مجلۃ الدعوۃ عدد: ۱۷۷۹ ، موافق: ۱۴۲۱/۱۱/۱۴ھ سے ماخوذ ہے﴾

(۵) فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالعزیز الجبرین حفظہ اللہ کا فتوی:

اسی طرح فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن جبرین حفظہ اللہ سے عید محبت منانے سے متعلق پوچھا گیا، تو آپ نے جواب دیا کہ :اس قسم کی عیدوں کا اہتمام کرنا جائز نہیں ہے، اسی طرح مسلمان پر حرام ہے کہ اس عید یا اس قسم کی دوسری غیر شرعی عیدوں پر کسی قسم کا تعاون کریں، کھانے پینے میں ہو یا خرید وفروخت میں، ہدیہ وتحفہ پیش کرنا ہو یا خط وکتاب اور اعلان وغیرہ کے ذریعہ۔

اور اللہ کے فضل وکرم سے بلاد حرمین میں تعلیم وتربیت کے ذمہ داران [اللہ انکو مزید توفیق بخشے] مدرسوں میں اس عید سے متعلق کسی چیز کے اظہار کی اجازت نہیں دیتے، اسلئے اسکولوں اور کالجوں میں کام کرنے والے تمام حضرات کو چاہیے کہ اس بارے میں مناسب نصیحتیں وتوجیہی کلمات کا اہتمام کریں، پڑھنے والے لڑکے اور لڑکیوں کو اسلامی اخلاق وعادات پر ابھاریں، خود بھی عمدہ اخلاق کا نمونہ پیش کریں، غیر مسلموں کی مسلم مخالف عیدوں اور لباس وعادات میں انکی تقلید و مشابہت سے دور رہنے کی دعوت دیں۔

اللہ تعالی سے دعا ہیکہ سب کو اپنی مرضی کے موافق پسندیدہ عمل کی توفیق بخشے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین ـــ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ولنٹائن ڈے Valentine Day ۱؎

ولنٹائن ڈے کیا ہے : ''عید الحب'' یا ولنٹائن ڈے'' ایک خالص رومی عید ہے جسکی ابتداء سے متعلق کوئی تحقیقی بات کہنا ایک مشکل امر ہے، البتہ اس عید سے متعلقہ کتابوں اور مقالوں سے پتہ چلتا ہے کہ اسکی ابتداء تقریبا 1700 سال قبل ہوئی ہے، اس وقت یہ ایک مشرکانہ عید تھی کیونکہ اہل روم کے نزدیک 14 ،فروری کا دن چونکہ ''یونو'' دیوی کے نزدیک مقدس تھا اور ''یونو'' کو عورتوں اور شادی بیاہ کی دیوی کہا جاتا تھا اس لئے رومیوں نے اس دن کو عید کا دن ٹھہرالیا، بعد میں اس موقعہ پر ایک حادثہ پیش آیا جسکی وجہ سے یہ دن عشقیہ، فحش اور غیر شرعی تعلقات رکھنے والوں کی عید بن گیا، کہا جاتا ہے کہ تیسری صدی میں رومی بادشاہ کلاوڈیوس کو اپنے مخالف کے خلاف فوج کشی کی ضرورت پڑی جس کے لئے اس نے فوج میں بھرتیاں شروع کی تو لوگوں کی رغبت نہ دیکھی، وجہ معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ لوگوں کی اپنے اہل وعیال اور خصوصا بیویوں کی طرف رغبت زیادہ ہے۔لہذا اس نے شادی کی رسم کو ختم کرنے کا اعلان کیا، لیکن ایک پادری جسکا نام ولنٹائن تھا اس نے اس حکم کی مخالفت کی اور چھپ چھپا کر نکاح پڑھاتا رہا، بادشاہ کو اطلاع ملی تو اس نے پادری کو جیل میں ڈال دیا، جیل ہی میں پادری پر جیلر کی لڑکی عاشق ہوگئی لیکن معاشقہ مکمل نہ ہو پایا کہ پادری کو سولی پر لٹکا دیا گیا

﴿۱؎ : مترجم کا اخبارات میں شائع شدہ ایک مضمون جو اس موضوع پر مزید معلومات فراہم کرتا ہے، اسے یہاں افادہ عامہ کی خاطر شامل کتاب کیا جارہا ہے﴾

۔یہ واقعہ 14 فروری 279ء کا بتلایا جاتا ہے، اسی مناسبت سے ہر سال چودہ فروری کو شادی شدہ اور غیر شادی شدہ جوڑے یہ عید مناتے ہیں، جس میں اپنی محبت کا اظہار مختلف انداز سے کرتے ہیں۔

اس عید میں کیا ہوتا ہے؟ (۱) ایسی خوشیوں کا اظہار ہوتا ہے گویا کہ یہ کوئی شرعی اور ہم مسلمانوں کی خاص عید ہے۔

(۲) عشق ومحبت کے اظہار وتجدید کے لئے نوجوان لڑکے لڑکیاں اس عید کی مناسبت سے کارڈ کا تحفہ ایک دوسرے کو پیش کرتے ہیں، بسا اوقات اس کارڈ پر "Be my Valentine" لکھا ہوتا ہے یعنی میرے والنٹائن (محبوب) بنو۔

(۳) دونوں جنس ایک دوسرے کو پھولوں کا ہار یا گلدستہ پیش کرتے ہیں، اس موقعہ پر اس کثرت سے پھول بکتے ہیں کہ ایک سروے کے مطابق دنیا میں پھولوں کا چالیس فیصد حصہ اسی مقصد کیلئے استعمال ہوتا ہے، حالانکہ اگر حقیقی محبت مفقود ہوتو اسے پھولوں کے ہاروں سے واپس نہیں لایا جاسکتا۔

(۴) دونوں جنس ایک دوسرے کو ایسا کارڈ پیش کرتے ہیں جس پر یونانیوں کے عقیدے کے مطابق محبت کے خدا Cupid کی تصویر بنی ہوتی ہے اسکی شکل کچھ اسطرح ہوتی ہے کہ ایک لڑکا ہے جسکے دو پر ہیں، اسکے ہاتھ میں تیر وکمان ہے اور وہ تیر کو محبوبہ کے دل میں پیوست کررہا ہے۔

(۵) دونوں جنس اور عمومی طور پر غیر محرم لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے کو چاکلیٹ اور مٹھائیوں کا پیکٹ بطور ہدیہ پیش کرکے اپنی محبت وعشق کا اظہار کرتے ہیں۔

(۶) مغربی ممالک کی تقلید میں بعض مشرقی ممالک اس موقعہ پر خصوصی اجتماع کا اہتمام کرتے ہیں جس میں مرد وعورت کا اختلاط اور ایسے حیا سوز فواحش ومنکرات کا

ارتکاب ہوتا ہے جسکی مثال صرف حیوانوں کے یہاں دیکھی جا سکتی ہے ۔

(۷) نوجوان لڑکے لڑکیاں خوب شوخ سرخ لباس، بلکہ زیب تن کئے جانے والی تمام چیزیں سرخ استعمال کرتے ہیں، حالانکہ شرعی طور پر مردوں کیلئے شوخ سرخ لباس منع ہے۔

شریعت اسلامیہ کا اس بارے میں موقف :

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے سے پہلی قوموں کی قدم بقدم پیروی کرو گے، اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ میں داخل ہونگے تو تم لوگ اس میں بھی داخل ہونے کی کوشش کرو گے، آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ پہلی قوم سے آپ کی مراد یہود و نصاری ہیں؟ آپ نے فرمایا پھر اور کون (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

☆☆☆ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ امت محمدیہ کے کچھ لوگ ہر برے اور خلاف شرع کام میں یہود و نصاری کے نقش قدم پر چلیں گے اور بغیر کچھ سوچے سمجھے انکی تقلید میں مبتلا ہو جائیں گے، حتی کہ غلیظ سے غلیظ کام میں بھی وہ ان منحوس وملعون قوموں کے نقش قدم کو اپنا ئیں گے، چنانچہ آپ ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ اگر یہود و نصاری میں کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جو اپنی ماں کے ساتھ کھلے عام بدفعلی کریگا تو اس امت میں بھی ایسے نالائق اور بے غیرت لوگ پیدا ہونگے ۔

(الحاکم، ص:۱۲۹، ج:۱، ص: ۴۵۵، ج:۵)

یہ حدیث بطور خبر کے نہیں ہے بلکہ اللہ کے رسول ﷺ اپنی امت کو یہود و نصاری کی تقلید میں پڑنے سے خبر دار اور ان کی مشابہت سے دور رہنے کی دعوت دے رہے ہیں، لیکن بدقسمتی سے امت مسلمہ کا ایک بہت بڑا طبقہ اس میں گرفتار نظر آتا ہے، آج یہود و نصاری کے متعدد اخلاق و عادات اور طور طریقے ان میں گھس آئے ہیں جو

اسلامی اخلاق وعادات بلکہ مسلمانوں کے دین وصحت پر کھلی یلغار ہیں، خاص کر نوجوان لڑکے لڑکیوں اور بالأ خص اسکول وکالج کے طالب علموں کی ایک بڑی جماعت اس میں ملوث ہے۔

انہیں امور میں ایک چیز ''عیدالحب'' عید عاشقاں، یوم عاشقاں، یا ولنٹائن ڈے، بھی ہے ماضی قریب تک مسلمانوں بلکہ اس علاقے کے غیر مسلموں میں اس عید کا نام تک معروف نہ تھا، لیکن سائنسی، اقتصادی اور سیاسی میدان میں اہل مشرق کی کمزوری نے انہیں معاشرت میں بھی مغرب کا تابع بنادیا ہے۔

میری گزشتہ تحریر سے ہر صاحب بصیرت یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ عیدالحب، عید عاشقاں یا ولنٹائن ڈے منانا شرعی طور پر جائز نہیں ہے بلکہ بسا اوقات کفر تک پہنچا دیتا ہے جسکی وجوہات درج ذیل ہیں:

(۱) یہ ایک شرکیہ عید اور بت پرست قوم کی عید ہے جس میں محبت جیسی قلبی عبادت کا اظہار غیر اللہ کیلئے کیا گیا ہے۔

(۲) یہ عید ابتداءً وانتہاءً نصاری کی عید ہے اور علمائے اسلام کا متفقہ فتوی ہے کہ مسلمانوں کیلئے غیر مسلموں کی عیدوں میں شرکت ومشارکت جائز نہیں ہے، اگر وہ عید شرکیہ امور سے متعلق ہوئی تو اس میں برضا ورغبت شرکت انسان کو کفر اور ارتداد تک پہنچا دیتی ہے، جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اقتضاء الصراط المستقیم، امام ذہبی رحمہ اللہ تشبیہ الخسیس اور امام ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ نے البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں اسکی صراحت کی ہے، حتی کہ امام ابن نجیم لکھتے ہیں کہ مجوسیوں کے نیروز میں نکلنے (نیروز مجوسیوں کی عید ہے) اور اس دن جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ کام کرنے سے (کافر ہو جائیگا)۔۔۔۔

(البحر الرائق ص:۴۵۷، ج:۱)

(۳) عید الحب کو منانا اور قبول کرنا غیر قوم کی مشابہت ہے اور غیر قوم کی مشابہت کو قرآن و حدیث میں صراحت کے ساتھ حرام قرار دیا گیا ہے، بلکہ مشابہت کی بعض صورتیں کفر ہیں ارشاد باری تعالی ہے **ثم جعلناك على شريعة من الأمر فاتبعها ولا تتبع أهواء الذين لا يعلمون** (الجاثیۃ:۱۸)
پھر ہم نے آپ کو دین کی صحیح راہ پر قائم کر دیا، اس لئے آپ اس پر جمے رہیں اور نادان لوگوں کی خواہش کی پیروی میں نہ پڑیں۔
اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے (سنن ابو داؤد:۴۰۳۱)،
ایک اور حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: وہ ہم میں سے نہیں ہے جو غیروں کی مشابہت اختیار کرتا ہے۔(سنن الترمذی:۲۶۹۵)

(۴) اس عید کے موقعہ پر جس محبت کا اظہار کیا جاتا ہے عمومی طور پر وہ غیر محرم خواہ مرد ہو یا عورت کے ساتھ عشق وغرام کی محبت ہوتی ہے جسے شریعت نے جملۃ وتفصیلا حرام قرار دیا ہے کیونکہ اسکا نتیجہ زنا وفواحش اور والدین سے اولاد کی بغاوت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ اٹلی کی حکومت نے اس عید کو 1969ء میں غیر قانونی قرار دیا تھا، اور اگر کچھ لوگ اسے میاں بیوی تک محدود رکھتے ہیں تو اولا انکی تعداد کم ہے، ثانیا اگر میاں بیوی میں حقیقی اور شرعی محبت نہ ہوگی تو اسے پھول کے ہاروں اور چاکلیٹ کے پیکیٹوں سے نہیں خریدا جا سکتا۔

(۵) Cupid کی تصویر اور اسکا مجسمہ پیش کرنا اس بات کی **دلیل** ہے کہ ایسا ہدیہ وتحفہ پیش کرنے والا دانستہ ونادانستہ رومیوں کے اس عقیدے کو قبول کر رہا ہے کہ محبت کا خدا اور ہے اور دنیا کو پیدا کرنے والا رب اور ہے، جبکہ یہ کھلا ہوا شرک ہے جو ذات باری تعالی کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔

(٦) علماء اسلام کا متفقہ فتوی ہے کہ عید الحب یا ولنٹائن ڈے منانا، ناجائز وحرام ہے، چنانچہ سعودی عرب کی فتوی کمیٹی نے اپنے ایک طویل فتوے میں اس عید میں شرکت، اسکے اقرار، اس موقعہ پر مبارکبادی اور اسمیں کسی بھی قسم کے تعاون کو حرام قرار دیا ہے ۔ (فتوی نمبر: ۲۱۲۰۳ بتاریخ: ۱۴۲۰/۱۱/۲۳ھ)

اس لئے ہر غیرت مند مسلمان کو یہ پیغام ہے کہ وہ اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رہے اور اس ثبات پر عزت وفخر محسوس کرے، غیر قوموں کی مشابہت میں پڑنے سے بچے، انکی عیدوں میں شرکت، انکی عیدوں کو اپنے ملکوں میں رواج دینے اور کافروں کی شرکیہ وبدعیہ عیدوں کے موقعہ پر انہیں تحفہ تحائف اور مبارکباد پیش کر کے اپنے دین کو برباد نہ کرے اور یہ یقین رکھے کہ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون ...... عزت اللہ کیلئے ہے، اسکے رسول کیلئے ہے اور مومنوں کیلئے ہے، لیکن یہ منافق اس حقیقت کو نہیں جان سکتے ۔

وما علینا إلا البلاغ وعلی اللہ التکلان وصلی اللہ علی نبینا محمد ﷺ

☆☆☆☆☆☆☆☆

مراجع و مصادر

اولا : عربی کتابیں

شمار	اسمائے کتب	مصنفین
۱	أحکام اہل الذمہ	امام ابن قیم الجوزیہ
۲	أحکام الجنائز	علامہ ناصر الدین البانی
۳	اقتضاء الصراط المستقیم	شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ
۴	سبل السلام	الأمیر الصنعانی
۵	سنن ابن ماجہ	
۶	سنن ابو داؤد	
۷	غریب الحدیث	الامام الخطابی
۸	صحیح الامام البخاری	
۹	صحیح الامامسلم	
۱۰	صحیح الجامع الصغیر	علامہ البانی
۱۱	ضعیف الجامع الصغیر	علامہ البانی
۱۲	القاموس المحیط	مجد الدین الفیروزآبادی
۱۳	لسان العرب	جمال الدین ابن منظور
۱۴	مجلۃ البیان عدد: ۱۴۴،۱۴۳	

۱۵	مجمل اللغۃ	احمد بن فارس
۱۶	مجموع فتاوی ورسائل	الشیخ محمد بن صالح العثیمین
۱۷	مختار الصحاح	محمد بن ابوبکر الرازی
۱۸	مسند الامام احمد بن حنبل	
۱۹	مفردات الفاظ القرآن	الامام الراغب الأصفہانی

ثانیا : غیر عربی کتابیں

نمبر شمار	اسمائے کتب	مصنفین
۱	دائرۃ المعارف الکاثولیکیہ	
۲	دائرۃ المعارف کولومبیا	
۳	الأعیاد الأمریکیہ	جورج وفرجینا شون ۱۹۸۶ء
۴	الأعیاد فی کل العالم	مارجریت ایکیس ۱۹۷۰ء
۵	قصص الأعیاد العالمیۃ	ھمفری ۱۹۲۴ء
۶	قصۃ فالنتاین	بارث ۱۹۷۴ء
۷	اصل فالنتاین	۱۹۶۹ء

☆☆☆ ختم شدہ ☆☆☆